[1999] سپریم کورٹ رپوٹس 3.S.C.R

از عدالت عظمی

یونین بینک آف انڈیا

بنام

میسرز سیپو ریلی اوئ اور دیگران

23 ستمبر 1999

[ایس ساگر احمد اور ڈی پی وادھوا، جسٹسز]

صارفین کے تحفظ کا قانون، 1986:

دفعہ 2(او) اور (جی) — ملازمت میں کمی — بینک گارنٹی — طلب — بینک گارنٹی کے تحت رقم کی ادائیگی میں تاخیر — غیر ملکی زرمبادلہ میں رقم بھیجنے کے لیے آر بی آئی سے اجازت ملنے کی وجہ سے تاخیر — منعقد، ملازمت میں کمی کے مترادف نہیں ہے۔

دفعات 9(بی)، 11(2)، 17 اور 18 — اسٹیٹ کمیشن کا دائرہ اختیار — بینک کی سہارن پور برانچ (یوپی) کے ذریعہ فراہم کردہ بینک گارنٹی — دہلی میں تاخیر سے ادائیگی کے خلاف شکایت — برقرار رکھنا — دہلی میں بنا نالش کوئی حصہ پیدا نہیں ہوا — اس طرح، دہلی میں ریاستی کمیشن کا اس معاملے میں کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا — احکامات کو الگ کر دیا گیا۔

قانون کی تشریح

بامقصد تشریح — شق کو پڑھنا — کا اطلاق

الفاظ اور جملے:

"ملازمت میں کمی" — صارفین کے تحفظ کے قانون 1986 کی دفعہ 2(جی) کے تناظر میں اس کا مطلب اور دائرہ کار۔

اپیلنٹ بینک، سہارن پور برانچ نے مدعا علیہ نمبر 1 — ایک غیر ملکی کمپنی کے حق میں بینک گارنٹی فراہم کی۔ بینک گارنٹی کی درخواست کرنے پر ضمانت شدہ رقم کی ادائیگی میں تاخیر ہوئی۔ نتیجتاً، مدعا علیہ نمبر 1 نے دہلی میں ریاستی کنزیومر کمیشن کے سامنے شکایت درج کرائی، جس کی اجازت دی گئی۔ نیشنل کنزیومر کمیشن کے سامنے بینک کی اپیل مسترد کر دی گئی۔ اس لیے موجودہ اپیل۔

اپیل کنندہ بینک کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ سروس میں کوئی کمی نہیں تھی اور ادائیگی میں تاخیر آر بی آئی سے رقم کو غیر ملکی زرمبادلہ میں بھیجنے کی اجازت دینے میں تاخیر بنا نالش سے تھی۔ دہلی اسٹیٹ کمیشن کے پاس شکایت پر غور کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا کیونکہ دہلی میں کارروائی کی کوئی وجہ پیدا نہیں ہوئی تھی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد 1: بینک کی طرف سے فراہم کردہ خدمات میں کوئی کمی نہیں۔قومی کمیشن اور ریاستی کمیشن نے مدعا علیہ نمبر 1 کی شکایت کی اجازت دیتے ہوئے غلطی کی کہ اپیل کنندہ بینک کی طرف سے بینک گارنٹی کے تحت رقم کی ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے کمی ہے۔[181–ب]

کنزیومر یونٹی اینڈ ٹرسٹ سوسائٹی، جے پور بنام چیئرمین اور مینجنگ ڈائریکٹر، بینک آف بڑودہ کلکتہ اور دیگر [1995] 2 SCC 150، پر انحصار

2.1۔دہلی میں ریاستی کمیشن کے پاس بینک کے خلاف شکایت پر غور کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا کیونکہ دہلی میں بنا نالش سامنے نہیں آئی تھی۔[176–جی]

2.2۔کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 1986 کی دفعہ 9(بی) کے تحت، اس ریاست کے اندر پیدا ہونے والے تنازعہ کا نوٹس لینے کے لیے ہر ریاست میں ریاستی کمیشن قائم کیے گئے تھے۔مقننہ کا یہ ارادہ نہیں ہوسکتا کہ ایک ریاست میں پیدا ہونے والے تنازعات کا نوٹس دوسری ریاست لے سکے۔فوری صورت میں، یوپی ریاست میں واقع بینک کی سہارن پور برانچ نے بینک گارنٹی فراہم کی۔سہارن پور میں بینک گارنٹی طلب کی گئی تھی اور مذکورہ برانچ کے ذریعے ادائیگی بھی کی گئی تھی۔اس طرح، اس معاملے پر غور کرنے کے لیے دہلی میں بنا نالش کوئی حصہ سامنے نہیں آیا ہے۔[A–183؛E-G-H–182؛E–176]

3۔ذیلی دفعہ(2) کے تحت ضلع کمیشن کے دائرہ اختیار سے متعلق کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ کی دفعہ 11 مقامی حدود فراہم کرتی ہے جس کے اندر شکایت درج کی جانی چاہیے۔تاہم، ایکٹ کے دفعہ 17 میں ایسی کوئی شق نہیں ہے، جو ریاستی کمیشن کے دائرہ اختیار سے متعلق ہے۔درحقیقت یہ ٹریبونل کو علاقائی اختیارِ سماعت فراہم کرنے والی بنیادی توضیعات بصورت دیگر یہ مضحکہ خیز حالات کا باعث بنیں گی۔اس طرح، بامقصد تشریح کو لاگو کرکے، ایکٹ کے سیکشن 11 کے ذیلی دفعہ(2) میں موجود توضیعات ضروری ترمیم کے ساتھ ایکٹ کے دفعہ 17 میں پڑھا جانا چاہیے۔[F؛D–182]

دیوانی اپلیٹ دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 11440 آف 1996۔

1993 کے ایف اے نمبر 434 میں نیشنل کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈریسل کمیشن، دہلی کے مورخہ 18.6.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

دشینت اے دیو، یوائے رانا اور محترمہ ارشی سہیل برائے میسرز گگرت اینڈ کمپنی برائے اپیلینٹ

جواب دہندگان کے لیے جے پی دھنڈا اور پی این گپتا (این پی)

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ڈی پی وادھوا، جسٹس۔ اپیل کنندہ یونین بینک آف انڈیا نیشنل کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈریسل کمیشن (مختصر طور پر نیشنل کمیشن) کے 18 جون 1996 کے حکم سے ناراض ہے جو ریاستی کمیشن آف دہلی کے 21 جولائی 1993 کے حکم کی اپیل پر منظور کیا گیا تھا۔

ریاستی کمیشن نے اپیل کنندہ یونین بینک آف انڈیا کے خلاف فن لینڈ میں مقیم ایک غیر ملکی کمپنی، فرسٹ ریسپونڈنٹ میسرز سیپوریلی او وائی کی شکایت کی اجازت دی تھی، جس میں بینک کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ شکایت درج کرنے کی تاریخ 27 مئی 1992 سے پہلے ریسپونڈنٹ کو 15 فیصد کی شرح سود کے ساتھ 11234 ادا کرے۔ بینک پر بھی 2500 روپے کی لاگت کا بوجھ تھا۔ قومی کمیشن اور ریاستی کمیشن کو کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 1986 (مختصر طور پر ایکٹ) کی دفعہ 9 کے تحت تشکیل دیا گیا ہے۔ ریاستی کمیشن ریاست میں ریاستی حکومت کے ذریعے قائم کیا جاتا ہے اور قومی کمیشن مرکزی حکومت کے ذریعے قائم کیا جاتا ہے۔ اسٹیٹ آف کمیشن کے حکم کے خلاف ایکٹ کی دفعہ 19 کے تحت قومی کمیشن کے سامنے بینک کی طرف سے دائر اپیل کو مسترد کر دیا گیا۔ اب یہ ہدایت دی گئی کہ مستغیث، پہلا مدعا علیہ، 5 مارچ 1991 سے ادائیگی کی تاریخ تک 15 فیصد سالانہ کی شرح سے سود کے ساتھ 301103 روپے کی رقم کا حقدار ہے۔ قومی کمیشن نے کہا کہ مستغیث 37336 کا حقدار تھا جبکہ اسے 4 مارچ 1991 کو صرف 29062 ادا کیے گئے تھے۔ 8304 کی رقم اس سے کم ادا کی گئی جو 4 مارچ 1991 کو بھارتیہ کرنسی میں 301102 روپے کے مساوی ہے۔

بینک کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل مسٹر دشینت دیو نے دو تنازعات اٹھائے ہیں: (1) جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ 2 کی شق (جی) میں بیان کیا گیا ہے، سروس میں کوئی کمی نہیں تھی اور (2) دہلی اسٹیٹ کمیشن کو شکایت پر غور کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا کیونکہ دہلی کے اندر بنا نالش پیدا نہیں ہوئی، بینک کا مرکزی دفتر بمبئی میں تھا اور برانچ آفس جس نے شکایت کا موضوع، بینک گارنٹی جاری کی تھی، ریاست اتر پردیش کے سہارن پور میں تھا۔

میسرز، ڈینی ڈیری اینڈ فوڈ انجینئرز لمیٹڈ، جسے دوسرے مدعا علیہ کے طور پر شامل کیا گیا ہے، نے 14 دسمبر 1988 کو مستغیث کے ساتھ 2598473 روپے مالیت کے دو بخارات کے نظام کی فراہمی کے لیے قرارداد کیا۔ قرارداد کے تحت مستغیث کو بینک گارنٹی پیش کرنے والے دوسرے مدعا علیہ کی شرط پر دوسرے مدعا علیہ کو 100 فیصد پیشگی ادائیگی کرنی تھی۔ شکایت میں دوسرے مدعا علیہ کا پتہ اوکھلا انڈسٹریل ایریا، فیز- 1 نئی دہلی کا دیا گیا تھا۔ تاہم، دوسرا مدعا علیہ سہارن پور، یو۔ پی میں اپنا کاروباری کام کر رہا تھا۔ دوسرے مدعا علیہ یونین بینک آف بھارت کی درخواست پر، سہارن پور برانچ نے 19 دسمبر 1988 کو 2598475 روپے کی رقم کی بینک گارنٹی دی۔ اس بینک گارنٹی کو 14 اگست 1989 کو کم کر کے 1053735 روپے کر دیا گیا۔ بینک گارنٹی مستغیث کے حق میں تھی اور بینک کے ذریعے براہ راست اسکوپ بینک، ہیلسنکی، فن لینڈ کو بھیجی گئی تھی۔ ہمیں بینک گارنٹی کی شرائط سے کوئی تعلق نہیں ہے

سوائے اس بات کے کہ مستغیث نے اسے 19 دسمبر 1989 کو طلب کیا تھا۔

بینک گارنٹی کو 31 دسمبر 1989 تک بڑھا دیا گیا۔ دعوی 1053735 روپے کی رقم میں کیا گیا تھا۔ اسکوپ بینک نے بینک گارنٹی کے تحت رقم کی فوری ادائیگی کے لیے بمبئی میں بینک کے مرکزی دفتر کو ایک ٹیلیکس پیغام بھی بھیجا۔ اسکوپ بینک کو 12 جنوری 1990 کو بینک کے مرکزی دفتر کی طرف سے ٹیلیکس پیغام کے ذریعے مطلع کیا گیا تھا کہ یہ معاملہ توجہ حاصل کر رہا ہے اور اس بات کی وضاحت طلب کی گئی تھی کہ دعوی کی قیمت 26792 روپے کے بجائے 1053735 روپے کیوں بتائی گئی تھی۔ اسکوپ بینک سے یہ بھی کہا گیا کہ وہ 7 اکتوبر 1988 کے مخصوص بل کی آمدنی کی ادائیگی کے لیے اس کی ذمہ داری پر غور کرے جو 14 مارچ 1989 کو ادائیگی کے لیے واجب الادا تھی، جس کی ادائیگی کی ضمانت اس کے گارنٹی لیٹر نمبر 91037668 کے تحت 55000 کے لیے دی گئی تھی۔ بینک گارنٹی کے تحت رقم کا دعوی کرنے والے پہلے مدعا علیہ کے لیے وکیل کے ذریعے بینک کو نوٹس بھیجے گئے تھے۔ چونکہ 55000 کے بارے میں سکوپ بینک کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا تھا، ایسا لگتا ہے کہ معاملہ اسی پر پڑا تھا۔ تاہم، بینک کو اسکوپ بینک سے 12 اپریل 1990 کو ایک ٹیلیکس پیغام کے ذریعے بتایا گیا کہ اس نے 11 اپریل 1990 کو اپنی گارنٹی نمبر 2072002002 کے تحت 55000 کی ادائیگی کی تھی اور یہ ادائیگی ڈینی ڈیری اینڈ فوڈ انجینئرز لمیٹڈ کے حکم کے مطابق نئی دہلی میں گرینڈ لیز بینک اے این زیڈ کو منتقل کی گئی تھی۔ سکوپ بینک کو 19 اپریل 1990 کو بینک کے مرکزی دفتر سے ٹیلیکس پیغام کے ذریعے مطلع کیا گیا تھا کہ گرینڈ لیز بینک اے این زیڈ کو ابھی تک جی بی پی 55000 کی ادائیگی موصول نہیں ہوئی ہے۔ اسکوپ بینک سے درخواست کی گئی کہ وہ گرینڈ لیز بینک اے این زیڈ کو ڈینی ڈیری اینڈ فوڈ انجینئرز لمیٹڈ کے کھاتے میں بینک کی سہارن پور برانچ میں 55000 کی کلیم رقم کی ادائیگی کے لیے ہدایات دے۔ 24 اپریل 1990 کو پہلے مدعا علیہ کے ایریا منیجر نے بینک کو 19 اپریل 1990 کو بینک کے افسران کے ساتھ ہونے والی بات چیت کے بارے میں لکھا جب بینک نے 1053735 روپے کی بینک گارنٹی کی ادائیگی جاری کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور یہ کہ یہ معاملہ غیر ملکی زرمبادلہ میں رقم جاری کرنے کے لیے آر بی آئی (ریزرو بینک آف انڈیا) کے ساتھ اٹھایا گیا تھا۔ اس کے بعد، آر بی آئی کے مراسلہ و کتابت جاری رہا جس میں رقم جاری کرنے کی اجازت طلب کی گئی اور آر بی آئی نے کچھ وضاحت طلب کی۔ آر بی آئی کی اجازت کے فوراً بعد یہ رقم غیر ملکی کرنسی میں ادا کی گئی جو 1053735 روپے کے برابر تھی۔

غور طلب سوال یہ ہے کہ: اگر بینک کی طرف سے پہلے مدعا علیہ کو فراہم کی جانے والی خدمات میں کوئی کمی واقع ہوئی ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 2 کی شق (او) کے تحت خدمت کا مطلب ہے" کسی بھی تفصیل کی خدمت جو ممکنہ صارفین کو دستیاب کرائی گئی ہے اور اس میں بینکنگ، فنانسنگ، انشورنس، ٹرانسپورٹ، کارروائی، برقی یا دیگر توانائی کی فراہمی، بورڈ یا لوڈنگ یا ہاؤسنگ کنسٹرکشن انٹرٹینمنٹ، تفریح یا خبروں یا دیگر معلومات دونوں کے سلسلے میں سہولیات کی فراہمی شامل ہے، لیکن اس میں کسی بھی خدمت کو مفت یا ذاتی خدمت کے معاہدے کے تحت پیش کرنا شامل نہیں ہے۔" ایکٹ کے دفعہ 2 کی شق (جی) کے تحت کمی کا مطلب ہے" کارکردگی کے معیار، نوعیت اور انداز میں کوئی غلطی، نامکمل، خامی یا ناکافی جسے فی الحال نافذ کسی قانون کے ذریعے یا اس کے تحت برقرار رکھنا ضروری ہے یا کسی معاہدے کے مطابق یا کسی بھی خدمت کے سلسلے میں کسی شخص کے ذریعے انجام دینے کے لیے انجام دیا گیا ہے۔" ایکٹ کے دفعہ 2 کی شق (او) کے معنی کے اندر بینک گارنٹی بینک کی فراہم کردہ خدمات کو دستیاب کرنا متنازعہ نہیں ہے لیکن بینک گارنٹی کے تحت ادائیگی نہ کرنا اس کی درخواست کے فوراً بعد کیا ملازمت میں کوئی کمی تھی، یہ وہ سوال ہے جس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ جانچنے کے لیے کہ آیا سروس میں کوئی کمی ہے، ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ آیا بینک کی طرف سے سروس کی کارکردگی میں کوئی غلطی، نامکمل، کمی یا ناکافی ہوئی ہے۔ بینک گارنٹی فن لینڈ کے بینک اور سبیور یلی کے درمیان ایک علیحدہ معاہدہ ہے۔ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ یہ ایک غیر مشروط بینک گارنٹی ہے اور جب اس کی درخواست کی گئی تھی تو اس میں ضمانت شدہ رقم پہلے مدعا علیہ کے کھاتے میں ادا کرنی پڑتی تھی۔ بینک نے استدعا کی ہے کہ وہ کسی بھی طرح سے ناکام نہیں ہوا اور اگر تاخیر ہوئی تو سب سے پہلے اس کی وجہ یہ تھی کہ اسکوپ بینک نے اپنے سوال کا درست جواب نہیں دیا اور دوسرا یہ کہ آر بی آئی نے فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ 1973 (ایف ای آر اے) کے تحت غیر ملکی زرمبادلہ میں بینک گارنٹی کے تحت رقم بھیجنے کی اجازت دینے میں وقت لیا۔ ایف ای آر اے کے دفعات 8، 9 اور 24 کا حوالہ دیا گیا ہے تاکہ اس بات کی تائید کی جاسکے کہ بینک غیر ملکی زرمبادلہ میں بینک گارنٹی کے تحت رقم خود نہیں بھیج سکتا تھا۔ قومی کمیشن نے خود ریاستی کمیشن کے حکم میں ترمیم کی، جس نے بینک گارنٹی کی رقم کو غیر ملکی زرمبادلہ میں بھیجنے کا حکم دیتے ہوئے کہا تھا کہ ریاستی کمیشن صرف بھارتیہ کرنسی میں ادائیگی کا حکم دے سکتا ہے اور اس طرح یہ 301103 روپے کے اعداد و شمار پر پہنچا۔ یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ ایکٹ کے سیکشن 18 کی بنا پر جو ریاستی کمیشن پر لاگو ہونے والے طریقہ کار کو تجویز کرتا ہے، ایکٹ کے سیکشن 14 کو لاگو کیا گیا ہے۔ دفعہ 14 کے تحت جب ڈسٹرکٹ فورم مطمئن ہو جائے کہ خدمات کے بارے میں شکایت میں موجود الزامات میں سے کوئی بھی ثابت ہو جائے تو وہ مخالف فریق کو حکم جاری کرے گا جس میں اسے مندرجہ ذیل ایک یا زیادہ کام کرنے کی ہدایت دی جائے گی، یعنی :-

"(a) سے (c)....

(d) مخالف فریق کی لاپرواہی کی وجہ سے صارف کو ہونے والے کسی نقصان یا چوٹ کے معاوضے کے طور پر اس کی طرف سے دی جانے والی رقم ادا کرنا۔

کنزیومر یونٹی اینڈ ٹرسٹ سوسائٹی، جے پور بنام چیئرمین اور منیجنگ ڈائریکٹر، بینک آف بڑودہ، کلکتہ اور دیگر [1995] 2 SCC 150 جواب دہندہ بینک کے ملازمین نے غیر قانونی ہڑتال کا سہارا لیا جو 54 دنوں تک جاری رہی۔ قومی کمیشن کے سامنے دائر کی گئی شکایت میں، اس بات پر زور دیا گیا کہ بینک صارفین کو مختلف رقم ادا کرنے کا ذمہ دار ہے جیسے اوور ڈرافٹ اکاؤنٹس پر سود کی ادائیگی اس مدت کے دوران قرضے کی شرح پر کی جائے جب اکاؤنٹ آپریٹو نہ ہو۔ اس مدت کے دوران سسپینس میں رکھے گئے گفت و شنید کے آلات پر قرض دینے کی شرح پر سود صارفین کو ادا کیا جائے گا۔ ایکٹ کے بارے میں کہا اور کہا کہ "کوئی بھی کمی" کا اظہار خدمت کے دائرہ کو وسیع کرتا ہے اور اسے کسی بھی خدمت تک بڑھاتا ہے اور اگرچہ جمع کنندگان کو بینک کی خدمت سے محروم رکھا گیا تھا لیکن یہ کمی ان وجوہات میں سے کسی ایک کی وجہ سے پیدا نہیں ہوئی جس کا ذکر کیا گیا ہے۔ شق (جی) اس عدالت نے اس سوال پر اس طرح غور کیا۔

"بینک کی طرف سے سروس میں کمی بینک کی طرف سے اپنی ڈیوٹی انجام دینے یا قانون کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے میں ناکامی کی وجہ سے پیدا نہیں ہوئی۔ چونکہ جمع کنندگان کو بینک کی طرف سے کسی کمی کی وجہ سے نہیں بلکہ ان ملازمین کی ہڑتال کی وجہ سے بینک کی خدمات حاصل کرنے سے روکا گیا تھا جنہوں نے بینک کو کام کرنے سے تقریباً جسمانی طور پر روکا تھا، اس لیے بینک کی خدمات فراہم کرنے میں ناکامی کو ایکٹ کے تحت کسی بھی رقم کی وصولی کے دعوے کو جنم دینے کے لیے نہیں مانا جا سکا۔ مزید برآں، کمیشن کا اختیار اور

دائرہ اختیار ایکٹ کی دفعہ 14(1)(ڈی) کے تحت معاوضہ دینا ہے کیونکہ اسے ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے قاعدے 19 کے ذیلی اصول (بی) کے ذریعے کمیشن پر لاگو کیا گیا ہے۔ دفعہ 14 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (ڈی) ذیل میں نکالی گئی ہے :

" مخالف فریق کی لاپرواہی کی وجہ سے صارف کو ہونے والے کسی نقصان یا چوٹ کے معاوضے کے طور پر اس کی طرف سے دی جانے والی رقم ادا کرنا۔

ذیلی دفعہ میں استعمال ہونے والے ان تاثرات میں سے ہر ایک وسیع معنی کا حامل ہے اور عام اور قانونی دونوں معنوں میں پوری طرح سے سمجھا جاتا ہے۔ لاپرواہی معقول یا سمجھدار دیکھ بھال کی عدم موجودگی ہے جس کی توقع ایک معقول شخص سے مخصوص حالات میں کی جاتی ہے۔ لیکن وہ لاپرواہی جس کے لیے صارف اس ذیلی دفعہ کے تحت معاوضے کا دعوی کر سکتا ہے اسے کچھ نقصان یا چوٹ پہنچانی چاہیے۔ نقصان ایک عام اصطلاح ہے۔ یہ کسی نقصان یا محرومی یا نقصان کی نشاندہی کرتا ہے۔ چوٹ کا مطلب بھی کوئی نقصان یا غلط ہے۔ اس کا مطلب ہے" کسی دوسرے کے قانونی طور پر محفوظ مفاد پر حملہ" ۔ اس طرح دفعہ 14(1)(ڈی) توضیعات کو راغب کیا جاتا ہے اگر وہ شخص جس سے نقصانات کا دعوی کیا جاتا ہے اس نے لاپرواہی سے کام لیا ہے اور اس طرح کی لاپرواہی کے نتیجے میں نقصانات کا دعوی کرنے والے شخص کو کچھ نقصان پہنچنا چاہیے۔ دوسرے لفظوں میں، نقصان یا چوٹ، اگر کوئی ہو، تو اسے لاپرواہی سے ہونا چاہیے۔ اس سیکشن میں لاپرواہی کے بغیر محض نقصان یا چوٹ پر غور نہیں کیا گیا ہے۔ بینک کو اپنے فرائض کی انجام دہی میں لاپرواہی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہیں پایا گیا۔ لہذا، یہاں تک کہ اگر کسی جمع کنندہ کو کوئی نقصان یا نقصان پہنچا لیکن یہ بینک کی لاپرواہی کی وجہ سے نہیں ہوا تو ایکٹ کے تحت نقصانات کا کوئی دعوی قابل قبول نہیں تھا۔

بینک کے موقف اور قانون کے بیان پر غور کرتے ہوئے جیسا کہ مذکورہ فیصلے میں بیان کیا گیا ہے، اس طرح یہ دیکھا جائے گا کہ بینک کی طرف سے فراہم کردہ خدمات میں کوئی کمی نہیں ہوئی ہے اور ہمارے خیال میں قومی کمیشن اور ریاستی کمیشن اس کے برعکس نتیجے پر پہنچنے میں غلط تھے۔ تاہم، ہم یہ بتانا چاہیں گے کہ جب غیر ملکی زرمبادلہ کی ترسیلات زر کا سوال ہوا اور آر بی آئی کی اجازت درکار رہوا اور آر بی آئی کی طرف سے کوئی سوال اٹھایا جائے تو اس معاملے پر آر بی آئی کے متعلقہ عہدیدار کے ساتھ بات مراسلہ کرنا طویل خط و کتابت کرنے سے زیادہ مناسب ہوگا۔

اگلا سوال قومی راجدھانی علاقہ دہلی کے لیے تشکیل شدہ ریاستی کمیشن کے دائرہ اختیار سے متعلق ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 2 کی شق (پی) کے تحت ریاستی کمیشن کا مطلب ہے ایکٹ کے دفعہ 9 کی شق (بی) کے تحت کسی ریاست میں قائم کردہ صارفین کے تنازعات کے ازالے کا کمیشن۔ دفعہ 9 کی اس شق (بی) کے تحت ایک صارفین کے تنازعات کے ازالے کا کمیشن جسے ریاستی کمیشن کے نام سے جانا جائے گا، ریاستی حکومت کے ذریعے ریاست میں نوٹیفکیشن کے ذریعے قائم کیا جائے گا۔ دفعہ 16 ریاستی کمیشن کی تشکیل اور دفعہ 17 اس کے دائرہ اختیار کے لیے فراہم کرتی ہے۔ دفعات 18 کے تحت، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، ریاستی کمیشن پر لاگو ہونے والا طریقہ کار وہی ہے جو دفعات 12، 13 اور 14 میں موجود ہے اور ڈسٹرکٹ فورم کے ذریعے شکایات کے نمٹارے کے لیے اس کے تحت بنائے گئے قواعد، جو اس طرح کی ترمیم کے ساتھ جو ضروری ہو، ریاستی کمیشن کے ذریعے تنازعات کے نمٹارے پر لاگو ہوں گے۔

دفعہ 11 ضلع فورم کے دائرہ اختیار سے متعلق ہے۔ ذیلی دفعہ (1) میں کہا گیا ہے کہ ضلعی فورم کو ایسی شکایات پر غور کرنے کا دائرہ اختیار حاصل ہوگا جہاں سامان یا خدمات وغیرہ کی قیمت پانچ لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو۔ ذیلی دفعہ (2) فراہم کرتی ہے کہ کس ڈسٹرکٹ فورم میں شکایت درج کی جاسکتی ہے۔ یہ ذیلی دفعہ حسب ذیل ہے :

" 11 (2) شکایت اس ضلعی فورم میں درج کی جائے گی جس کے دائرہ اختیار کی مقامی حدود میں،—

(a) مخالف فریق یا مخالف فریقوں میں سے ہر ایک، جہاں شکایت کے قیام کے وقت ایک سے زیادہ ہیں، اصل میں اور رضا کارانہ طور پر رہتا ہے یا کاروبار کرتا ہے یا برانچ آفس رکھتا ہے یا ذاتی طور پر فائدے کے لیے کام کرتا ہے۔ یا

(b) مخالف فریقوں میں سے کوئی بھی، جہاں شکایت کے ادارے کے وقت ایک سے زیادہ ہیں، حقیقت میں اور رضا کارانہ طور پر رہتا ہے، یا کاروبار کرتا ہے یا برانچ آفس رکھتا ہے یا ذاتی طور پر فائدے کے لیے کام کرتا ہے، بشرطیکہ ایسی صورت میں یا تو ضلع فورم کی اجازت دی جائے، یا مخالف فریق جو رہائش پذیر نہیں ہیں، یا کاروبار نہیں کرتے ہیں یا برانچ آفس رکھتے ہیں یا ذاتی طور پر فائدے کے لیے کام کرتے ہیں، جیسا کہ معاملہ ہو، ایسے ادارے کو تسلیم کریں۔ یا

(c) بنا نالش، مکمل یا جزوی طور پر پیدا ہوتا ہے۔

ایکٹ کے دفعہ 17 کے تحت ریاستی کمیشن کو پانچ سے بیس لاکھ روپے کے درمیان کی شکایات کا فیصلہ کرنے کا دائرہ اختیار حاصل ہے لیکن ایکٹ کے دفعہ 11 کے ذیلی دفعہ (2) میں ایسی کوئی شق موجود نہیں ہے جو ریاستی کمیشن پر لاگو ہوتی ہے۔ ایکٹ کا دفعہ 18 سیکشن 11 کے ذیلی دفعہ (2) کی شق کو ریاستی کمیشن پر لاگو نہیں کرتا ہے۔ ہر ریاست کا اپنا ریاستی کمیشن ہوتا ہے۔ اس کا ایک مقصد ہے۔ ریاست کے اندر واقع ضلعی فورم کی پہلی اپیل ریاستی کمیشن کے پاس ہوتی ہے اور پھر ریاستی کمیشن اس ریاست کے اندر پیدا ہونے والے تنازعہ کا نوٹس لے سکتا ہے۔ مقننہ کا یہ ارادہ نہیں ہوسکتا کہ ایک ریاست میں پیدا ہونے والے تنازعہ کا نوٹس دوسری ریاست کے ریاستی کمیشن کے ذریعے لیا جائے۔ ہمیں توضیعات با مقصد تشریح کرنی ہوگی اور ہمیں یہ ماننا ہوگا کہ دفعہ 11 کی ذیلی دفعہ (2) میں موجود ایسی ہی دفعات جن میں ترمیم ضروری ہو، ریاستی کمیشن پر لاگو ہوں گی۔ درحقیقت یہ وہ بنیادی توضیعات جو ٹریبونل کو علاقائی اختیارِ سماعت فراہم کرتی ہیں بصورت دیگر یہ مضحکہ خیز حالات کا باعث بنیں گی۔ ہمیں دفعہ 17 میں وہی توضیعات پڑھنی چاہئیں جو ایکٹ کے دفعہ 11 کے ذیلی دفعہ (2) میں موجود ہیں جو ایسی ترامیم کے تابع ہیں جو ریاستی کمیشن پر لاگو ہوسکتی ہیں۔ یہ بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ دفعہ 17 کی شق (اے) کی ذیلی شق (ii) کے تحت احکامات کے خلاف اپیلوں کی سماعت ریاستی کمیشن کے ذریعے اس ریاست کے اندر کسی بھی ضلعی فورم کے احکامات کے خلاف کی جاتی ہے۔ موجودہ معاملے میں میسرز ڈینی ڈیری اینڈ فوڈ انجینئرز لمیٹڈ نے بینک گارنٹی فراہم کرنے کے لیے بینک کی سہارن پور برانچ سے رابطہ کیا جو اس نے کیا۔ بینک گارنٹی شاران پور میں لگائی گئی تھی اور ادائیگی بھی بینک کی شاران پور برانچ نے کی تھی۔ سہارن پور برانچ ریاست یوپی کے اندر واقع ہے۔ دہلی میں بنا نالش کوئی حصہ سامنے نہیں آیا ہے۔ ریاستی کمیشن اور قومی کمیشن کے اس خیال سے اتفاق کرنا مشکل ہے کہ اس معاملے میں دہلی میں ریاستی کمیشن کا دائرہ اختیار تھا۔

اس لیے ہم اپیل گزار کے دونوں دلائل کو برقرار رکھتے ہیں اور قومی کمیشن کے ساتھ ساتھ ریاستی کمیشن کے حکم کو بھی کالعدم قرار دیتے ہیں۔ پہلے مدعا علیہ کی طرف سے دائر کی گئی شکایت کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

ایس وی کے

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:57
I am the author of this
document